ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان (رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۰) آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۶ — سلسلۃ الجدید جلد ۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

۲۷ رمضان ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء

گرچہ گم باشی گر آئی چہ در قادیان بینی — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ
معاونین درجہ اول جن کو عـــہ پرکسی آرٹیکل
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
معاونین درجہ دوم جنکو عـــہ پرکسی ایک
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت مستثنیٰ ہے غربا سے جنکی آمد
ماہوار عـــہ ہو یا کم ہو صرف عہ عام قیمت للعہ
فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ
کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان
سے بحساب ما بعد لیا جاویگی جو اخبار وقت پر
پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا
چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار
میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی
روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید
نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے
نوکل ...... اذیقہ ...... للعہ
مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفی ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ (۲ بار)۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ... استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار)۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(کتبہ عاجز محمد حسین احمدی)

نمبر ۴۶ | ۲۷ - رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

تاریخی یسوع پی - ادکیلی صاحب ڈی - ڈی شہر شکاگو واقعہ ملک امریکہ کے اخبار لائٹ آف ٹرتھ میں تحریر فرماتے ہیں - کہ پادری ایبے لائے سسی صاحب نے جو فرقہ کیتھلک کے ایک پادری ہیں - اپنی ایک تصنیف میں مذہب عیسوی کے متعلق اور یسوع مسیح کے تاریخی حالات کے متعلق ایک عجیب کتاب تصنیف کی ہے - پادری صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ بلحاظ عہدہ کے اور بلحاظ گرجہ کے ایک ممبر اور پادری ہونے کے میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں اور ایمان رکھتا ہوں - کہ یسوع مسیح خدا تھا اور خدا کا بیٹا تہا - لیکن ان عقاید کے امور کو علیحدہ رکھ کر بلحاظ تاریخ دانی کے میں یقین رکھتا ہوں - کہ یسوع نے اپنی ساری عمر میں نہ اشارۃً نہ کنایۃً نہ اعتقاداً نہ عملاً - کبھی یہ دعوے نہیں کیا تھا کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں - یسوع کی زندگی محض ایک انسانی زندگی تھی اور اناجیل سے اور تاریخ سے کوئی ثبوت اس بات کا نہیں ملتا کہ اس نے کبھی خدائی کا دعوے کیا ہو - پادری صاحب کی اس تحریر پر پوپ بہت ناراض ہوا ہے اور پادری صاحب کو کافر قرار دیا ہے - لیکن تعلیم یافتہ گروہ کے درمیان پادری صاحب کے ساتھ بہت ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے اور یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ پادری صاحب موصوف کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا گیا ہے - خود اٹلی میں قریب ایک درجن کے ایسے پادری موجود ہیں - جن کے خیالات اس قسم کے ہیں - اور فرانس میں تو بہت سے لوگ ان خیالات کے پیرو موجود ہیں - پادری صاحب نے اس مسئلہ پر نہائیت صفائی سے بحث کی ہے - کہ یسوع کے متعلق معلومات کا ذخیرہ جو کچھ کہ ہمارے پاس موجود ہے - وہ صرف اناجیل ہی ہیں اور انجیل کوئی بھی یسوع کے زمانہ میں یا اس کے بعد قریب زمانہ میں لکھی نہیں گئی تھی بلکہ جن لوگوں کی طرف منسوب کی جاتی ہیں وہ بھی دراصل ان کے مصنف نہ تھے - کوئی ڈیڑھ سو سال بعد مسیح لکھی گئی اور کئی دو سو بعد مسیح لکھی گئی - پس ایسی مبہم کتابیں کس طرح قابل اعتبار تاریخ کہلانے کا حق رکھ سکتی ہیں - تاریخ سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ یہی ہے - کہ یسوع نے کبھی کوئی معجزہ نہیں دکھایا تھا - ہاں بعد میں اس پر ایمان لانے والوں نے اپنے پاس سے معجزات بنا لئے - جب تک یوحنا لوگوں کو بپتسمہ دیتا تہا - تب تک اور اس کے بعد بھی یسوع کو کبھی خیال گمان نہ تہا کہ میں مسیح ہوں - ہاں یوحنا کے مرنے پر یہ خیال اسے پیدا ہونے لگا - کہ میں مسیح ہوں اور اس طرح رفتہ رفتہ وہ مسیح بن گیا - اناجیل سے ظاہر ہوتا ہے - کہ یسوع نے اپنے مرنے سے پہلے یہ دعوے کیا تہا - کہ میں جلد آسمانی سلطنت کے درمیان تمہارے ساتھ شامل ہو جاؤنگا آج ۱۹۰۰ سو سال اس بات کو گذرتے ہیں اور یہ ظاہر ہے - کہ یہ ایک بالکل غلط خیال تھا - جس کی کوئی بنیاد نہ تھی - زیادہ سے زیادہ جو کچھ یسوع کے متعلق ثابت ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ ایک بڑھئی کا بیٹا تھا - جس کی ماں اسے نیم پاگل سمجھتی تھی - اس نے یوحنا سے بپتسمہ پاکر وعظ کرنا شروع کیا اور یہودیوں کے واسطے رسول بنا - لیکن اپنے کام میں سخت ناکام رہا اور اسی میں بیچارے نے جان بھی دیدی -

ایک صاحب لکھتے ہیں - کہ یسوع کی اگر کوئی پیش گوئی پوری ہوئی ہو تو وہ یہ تھی - کہ میں دنیا میں صلح پھیلانے نہیں آیا - بلکہ جنگ کرانے آیا ہوں - کیونکہ جس قدر جنگ عیسائی اقوام نے کئے ہیں - کبھی کسی سے ظہور میں نہیں آئے -

---

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۲	۶
½ "	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۶	۷	۲⅛
½ "	۳۵	۱۸	۹	۴	۲
¼ "	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
⅛ "	۱۵	۷	۵	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۳½	۲½	۱	۲ر

۱ - یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے - اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعائیت نہ ہو سکیگی بے فایدہ خط وکتابت سے طرفین کا ہرج ہے

۲ - اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہیں -

۳ - اشتہار متواتر دئیے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زاید اجرت چارج ہوگی

۴ - ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا - اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا -

۵ - اخبار صرف ان مشتہروں کو دیا جاویگا جن کی اجرت ۵ روپیہ سے کم نہ ہو جو مشتہر اخبار لینا چاہیں - ان کو قیمت اخبار الگ دینی پڑے گی -

۶ - ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ [illegible] لیا جاویگا - بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ہر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے -

۷ - یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے - اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاوے گا اور جو لوگ نرخ نامنظور کریں گے - ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی -

۸ - مینیجر کا اختیار ہوگا - کہ جب چاہے کہ کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے -

ضرورت نکاح

۵ ... خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مرد خان ایک نیک الله نوجوان ہیں۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۸ محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے ... سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے ... سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا ... شروع کیا ہے۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹۔ گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدیں شرائط لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل انہیں میں سے عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم۔ ن۔ د۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو۔

۱۱۔ ضلع گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے۔ مخلص احمدی۔ والدین احمدی۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۸ یا ۱۹ سال خواندہ۔ خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو بہرصورت خواندہ ہو۔ آمدنی ... روپیہ ماہوار سے اوپر ہو خط لکھنے ہو

المشتہر

عبداللہ درزی احمدی۔ جھنڈو ساہی سکہ سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر یا ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیتہ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے۔ اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

ازالۃ الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور سے بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۱۰ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے۔ ... پوری ہو رہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے

مجلد ۱۲ر غیر مجلد ۸ر ولایتی کاغذ پر مجلد ...

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی آج تک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور اچھے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸ر۔ غیر مجلد ۴ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہائت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ار

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

اختیار الاسلام مصنفہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب نومسلم آریہ مت کے رد میں۔ ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید ہے۔

حصہ سوم قیمت ۱۰ر

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ہر دو جلد ار

جام شہادت مصنفہ حبیب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

کاسر احمدی مصنفہ غلام رسل صاحب راجیکے پنجابی نظم۔ قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری طالب علموں کیلئے نہائت مفید ہے ...

کاسر احمدی الہ داد والے۔ قیمت ۱ر

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں امام ابو حنیفہ کے مذہب کی رو سے بہت سی لطیف باتیں لکھی ہیں۔ قابل دید ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ار

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کسوف خسوف رمضانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ...

رویاء صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ر

مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ مخالفین کے اعتراضات کے جواب اور مولوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے اور قابل دید ہے۔

قیمت ۱ر

السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت ... کی مدلل تائید۔ قیمت ۵ر

... احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ار

... نور

... الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۲۷۔ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء

خداکی تازہ وحی

(غالباً) ۱۰۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ دیکھا کہ مین ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور کسی طرف جارہا ہوں جاتے ہوئے آگے بالکل تاریکی ہوگئی۔ تو میں واپس آگیا اور میرے ساتھ کچھ عورتیں بھی ہین۔ واپس آتے ہوئے بھی راستہ مین گرد وغبار کے سبب بہت سی تاریکی ہوگئی اور گھوڑے کی باگ کو میں نے ٹٹول کر ہاتھ مین پکڑا ہے۔ چند قدم چلکر روشنی ہوگئی۔ آگے دیکھا کہ ایک بڑا چبوترہ ہے۔ اس پر اتر پڑا۔ وہاں چند ایک لڑکے ہین۔ انہون نے شور مچایا کہ مولوی عبدالکریم آگئے۔ پھر میں نے دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم آرہے ہیں۔ ان کے ساتھ میں نے مصافحہ کیا اور السلام علیکم کہا۔ مولوی صاحب مرحوم نے ایک چیز نکال کر مجھے بطور تحفہ دی ہے اور کہا۔ کہ بشپ جو پادریون کا افسر ہے۔ وہ بھی اسی سے کام چلاتا ہے۔ وہ چیز اس طرح سے ہے۔ جیسا کہ خرگوش ہوتا ہے۔ بادامی رنگ اس کے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوئی ہے اور نالی کے آگے ایک قلم لگا ہوا ہے۔ اس نالی کے اندر ہوا بھر جاتی ہے۔ جس سے وہ قلم بغیر محنت کے باآسانی چلنے لگتا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے تو یہ قلم نہین منگوایا۔ مولویصاحب نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے منگوایا ہوگا میں نے کہا اچھا مین مولویصاحب کو دیدون گا۔ اس کے بعد بیداری ہوگئی۔

تعبیر۔ عورتون سے مراد کمزور لوگ ہوسکتے ہین اور خدا نے قرآن شریف مین امت کے نیک بندون کو بھی فرعون کی عورت اور مریم سے تشبیہ دی ہے اور قلم سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالے مولوی محمد علی صاحب کے دل مین ایسی طاقت پیدا کر دے کہ وہ مخالفون کے رد مین اعلیٰ مضامین لکھین۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۳۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ **ما ننسخ من اٰیۃ او ننسھا نأت بخیر منھا او مثلھا۔ الم تعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر۔** اور گویا مین کسی کو کہتا ہون۔ **لا تخف ان اللہ معنا۔** اور کشفی نظر مین ایک نواب میری سامنے آیا اور ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔ **اے سیف اپنا رخ پھیر لے** جسکی نسبت یہ تفہیم ہوئی۔ کہ اس کے بعض شریر کار خاندان جو اس سے تنازع کرتے ہین ہین کسی وقت اس پر غالب آجائینگے اور سیف سے مراد غلبہ ہے۔ چند روز کا الہام۔ **رب لا تذر علی الارض من الکفرین دیارًا**

ڈائری

القول الطیّب

حالت زمانہ ۷۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ ذکر تھا کہ ہر ایک شخص جو فی زمانہ بڑا بننا چاہتا ہے۔ یا شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اپنی عزت کے حصول کے ذرائعہ مین یہ ایک ضروری جزو قرار دیتا ہے کہ سلسلہ حقہ کے ساتھ کچھ نہ کچھ عداوت کا اظہار کرتا رہے۔ حضرت نے فرمایا۔ ان لوگون کی مثال اُس پٹھان کی طرح ہے۔ جس کے متعلق رافضی کہا کرتے ہین کہ اس کو کسی شیعہ نے کہا کہ سنی تو وہ ہوتا ہے جو حضرت علی کے ساتھ بمقدار جو بغض رکھتا ہو تو اس نے جواب دیا۔ کہ الحمد للہ من بمقدار خربوزہ دارم۔ یہی حال اِن لوگون کا ہے۔ جس کو دیکھو ہمارے ساتھ بڑھ چڑھ کر بغض رکھنے میں فخر کرتا ہے۔

دجال فرمایا۔ حدیثون سے ثابت ہے کہ دجال گرجے سے نکلے گا۔ وہ ایک ہزار برس تک جزیرہ مین مقید تھا۔ اس کے بعد وہ دنیا مین نکلا۔ اور مسلمانون کے برخلاف اپنی کوششون کو شروع کیا۔ حدیثون مین اس کا نام دجال آیا ہے۔ اور پہلی کتابون مین اس کو اژدہا اور شیطان کر کے لکھا ہے۔ دراصل وہ ایک ہی ہے۔ اور گرجے سے نکلنے کے الفاظ صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہین۔ کہ وہ کون ہے۔ اور کہاں رہتا ہے اور اس کی کیا کرتوت ہے۔

فارسی الاصل فرمایا۔ آنے والے مصلح اور مجدد کے مختلف نام پہلی کتابون مین لکھے ہین۔ مطلب اِن سب کا ایک ہی ہے اور ایک ہی آدمی کی طرف سب اشارے ہین۔ مسیح۔ مہدی۔ ایک فارسی الاصل شخص وغیرہ مگر سب سے زیادہ عظیم الشان کام جو اس کا ہے یعنے گم شدہ ایمان کا دوبارہ قایم کرنا اس کے لحاظ سے اس کو اسی امت کا ایک شخص فارسی الاصل کہہ کر بیان کیا گیا ہے۔ کہ اگر ایمان تمام جہان سے مفقود ہو کر ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا۔ تب بھی وہ اس کو واپس زمین پر قائم کر دے گا۔ دو قسم کے کام ہوتے ہین۔ ایک رفع شر کے اور دوسرے جلب خیر کے اس جگہ جلب خیر کے کام کا ذکر کرتے ہوئے اُسے اس امت کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

مولوی محمّد علی صاحب ریویو آف ریلیجنز کا ذکر تھا۔ ایک صاحب نے تعریف کی۔ کہ اس کے مضامین نہایت اعلےٰ ہوتے ہین۔ فرمایا۔ اِس کے اڈیٹر مولوی محمد علی صاحب ایک لائق اور فاضل آدمی ہین۔ ایم۔ اے پاس ہین۔ اور اس کے ساتھ دینی مناسبت رکھتے ہین۔ ہمیشہ اول درجہ پر پاس ہوتے رہے ہین اور ای اے سی مین ان کا نام درج تھا۔ مگر سب باتون کو چھوڑ کر یہان بیٹھ گئے۔ یہی سبب ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کی تحریر مین برکت ڈالی ہے۔

ترک دنیا فرمایا۔ ترک دنیا کے یہ معنے نہین ہین کہ انسان سب کام کاج چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کر لے۔ ہم اِس بات سے منع نہین کرتے۔ کہ ملازم اپنی ملازمت کرے اور تاجر اپنی تجارت مین مصروف رہے اور زمیندار اپنی کاشت کا انتظام کرے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہین۔ کہ انسان کو ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ دست در کار و دل بایار۔ انسان خدا تعالیٰ کی رضامندی پر چلے۔ کسی معاملہ مین شریعت کے برخلاف کوئی کام نہ کرے۔ جب خدا مقدم ہو تو اسی مین انسان کی نجات ہے۔ دنیا دارون کو مداہنہ کی عادت بہت بڑھ گئی ہے جس مذہب والے سے ملے۔ اسی کی تعریف کر دی۔ خدا تعالیٰ اس سے راضی نہین۔ صحابہ مین بعض بڑے دولتمند تھے اور دنیا کے تمام کاروبار کرتے تھے اور اسلام میں بہت سے بادشاہ گذرے ہین۔ جو درویش سیرت تھے۔ تخت شاہی پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔ لیکن دل ہر وقت خدا کے ساتھ ہوتا۔ مگر آج کل تو لوگون کا یہ حال ہے۔ کہ جب دنیا کی طرف جھکتے ہین۔ تو ایسے دنیا کے ہو جاتے ہین۔ کہ دین پر ہنسی کرتے ہین۔ نماز پر اعتراض کرتے ہین اور وضو پر ہنسی اُڑاتے ہین یہ لوگ ساری عمر تو دنیوی علوم کے پڑھنے میں گذار دیتے ہین۔ اور پھر دین کے معاملات مین رائے زنی کرنے لگتے ہین۔ حالانکہ انسان کسی مضمون مین عمیق اسرار تب ہی نکال سکتا ہے جب اس کو اس امر کی طرف زیادہ توجہ ہو۔ اِن لوگون کو دین کے متعلق مصالح معارف اور حقایق سے بالکل بے خبری ہے۔ دنیا کی زہریلی ہوا کا ان لوگون کے دلون پر زہرناک اثر ہے۔

انجام دنیا فرمایا۔ دنیا کا انجام تو ظاہر ہے اور اس کا نتیجہ ہر روز ہمارے سامنے اپنی مثالین پیش کرتا رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہین۔ کہ آج ایک شخص زندہ ہے اور کل فوت ہو جاتا ہے۔ طاعون کی موت کو دیکھو۔ کتنی جلدی آجاتی ہے۔ آناً فاناً سینکڑون مر جاتے ہین گورنمنٹ نے بھی ٹکرین مارین اور تدبیرین کین مگر آجتک کچھ بن نہین سکا۔ خدا کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔ دنیا کبھی وفا نہین کر سکتی۔ انسان ضرور مر جائے گا اور گھر تو قبر مین ہے۔ پس دنیا کے ساتھ دل لگانے سے کیا فایدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

ذات خدا ایک ذات در پردہ ہے، جو اپنا وجود کو اپنے قہری نشانات کے ساتھ دنیا پر ظاہر کرتی ہے۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو اور ثابت ہو۔ کہ وہ موجود ہے۔ عقلمند آدمی اس کے نشانات سے اس کو پہچانتا ہے۔

سچّا دین فرمایا۔ عیسائیون کا کیا دین ہے کہ ایک انسان کو خدا بنایا گیا ہے اور ہندین تو اکثر عیسائی اس قسم کے ہین۔ کہ اگر آج ان کی تنخواہ بند ہو جاوے۔ تو عیسائیت کو چھوڑ کر فوراً علیحدہ ہو بیٹھین۔ دوسری طرف آریہ ہین۔ کہ اُن کے نزدیک گناہ معاف ہی نہین ہو سکتے۔ سؤر اور کتے بلے ہی ہمیشہ بنتے چلے جاؤ۔ عیسائیون نے تو یہ رکھی تو ایسی کہ اخلاق انسانی کا ہی ستیاناس کر دیا۔ زنا کرو۔ چوری کرو خیانت کرو۔ جھوٹھ بولو۔ بس مسیح کفارہ ہو گئے چلو چھٹی ہوئی۔ آریہ کہتے ہین۔ جب انسان گناہ کر چکا۔ تو ہزار پچھتائے۔ ہزار روئے۔ گناہ معاف ہو ہی نہین سکتا۔ ایک ادنےٰ مالک اپنے نوکر کو معاف کر سکتا ہے۔ پر خدا کی لغات مین معافی کا لفظ ہی نہین۔ اسلام نے اِن دونون کے درمیان صحیح اور سچی راہ دکہائی ہے۔ کہ انسان جب دل سے پشیمان ہوتا اور اپنے ربّ کی طرف

جھکتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ اُسے خداتعالےٰ کی طرف سے نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ اور ایک گناہ سوز محبت اس کے کاروبار مین اثر دکھاتی ہے۔ ذرہ ذرہ خداتعالےٰ کے تابع ہے۔ بغیر اس کی اطاعت کے ہرگز کچھ بن نہین سکتا۔ اب تو لوگ ہماری باتون پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہین۔ یہ لوگ ہمارے کہنے سے تو نہین سمجھتے۔ مگر زمانہ خود ان کو سمجھائیگا

طریق سلوک ایک شخص نے سوال کیا کہ یہ جو صوفیون نے بنایا ہوا ہے۔ کہ توجہ کے واسطے اس طرح بیٹھنا چاہیے اور پھر اس طرح دل پر چوٹ لگانی چاہیئے اور ذکر ارہ اور دیگر اس قسم کی کتابین کیا یہ جایز ہین۔ فرمایا۔ یہ جایز نہین ہین۔ بلکہ سب بدعات ہین۔ حسبنا کتاب اللہ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن شریف کافی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی کتاب سلوک کے واسطے کافی ہے۔ جو باتین اب ان لوگون نے نکالی ہین۔ یہ باتین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ مین ہرگز نہ تھین۔ یہ صرف ان لوگوں کا اختراع ہے اور اس سے بچنا چاہیئے۔ ہان ہم یہ کہتے ہین۔ کہ کونوا مع الصٰدقین۔ صادق کی صحبت میں رہو۔ تو خداتعالےٰ کے فضل سے بہت سے امور مین مشکلات آسان ہوجاتے ہین۔ شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ بڑے خدارسیدہ اور بڑے قبولیت والے انسان تھے۔ انہون نے لکھا ہے کہ جس نے خدا کا راہ دیکھنا ہو۔ وہ قرآن شریف کو پڑھے۔ اب اگر ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ طریق پر کچھ بڑھائین اور نئی باتین ایجاد کرین یا اس کے برخلاف چلین تو یہ کفر ہوگا۔ اس زمانہ مین جیساکہ علمار کے درمیان بہت سے فرقے بن گئے ہین ایسا ہی فقرار کے درمیان بھی بہت سے فرقے بن گئے ہین اور سب اپنی اپنی باتین نئے طرز کی نکالتے ہین۔ تمام زمانہ کا یہ حال ہو رہا ہے۔ کہ ہر جگہ اصلاح کی ضرورت ہے اسی واسطے خداتعالےٰ نے اس زمانہ مین وہ مجدد بھیجا ہے۔ جس کا نام مسیح موعود رکھا گیا ہے اور جس کا انتظار مدت سے ہو رہا تھا اور تمام نبیون نے اس کے متعلق پیشگوئیان کی تہین اور اس سے پہلے زمانہ کے

مصارف لنگرخانہ

چونکہ اخی مکرم میر حامد شاہ صاحب نے اخبار بدر مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء مین مصارف لنگرخانہ پر ایک پُرزور مضمون تحریر فرمایا ہے اور اس مین صاحب موصوف نے احباب سلسلہ کی رائے بھی مانگی ہے۔ اس لئے یہ چند سطور لکھنے کی جرأت پڑی ہے۔ اس مین ذرہ برابر بھی شک نہین ہے۔ کہ مصارف لنگرخانہ بہت زیادہ ہوگئے ہین۔ تعداد مہمانان وحق طلبان روزافزون ہے اور امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ اختتام سرا پر یہ ترقی اور بھی زیادہ نمایان ہوجائے گی۔ پس مصارف لنگرخانہ کا معاملہ واقعی نہایت درجہ غور کے قابل ہے۔ امید تو یہ تھی کہ مصارف لنگرخانہ مین بھی ترقی ہوگی اور آمدنی مین بھی مگر افسوس ہے۔ کہ تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے۔ کہ آمدنی مین بہت کمی ہے اور مصارف بہت بڑھ رہے ہین نظر برایں جو تجویز پیش کی جاتی ہے۔ وہ بھی کافی معلوم نہین ہوتی۔ سالانہ جلسہ پر آمدنی وصول ہونے سے سال آیندہ کے جلسہ کو کچھ فایدہ ہو تو ہو۔ سال روان کے جلسے کے سارے مصارف تو پہلے ہی عاید ہو رہین گے۔ حضرت اقدس جلسے سے بہت قبل جملہ سامان راحت مہانون کے لئے خرید فرما لیتے ہین۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ سالانہ چندہ اس قدر وصول ہونا امر محال سا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سال بھر کی ماہواری کمی کو پورا کرتا رہے۔ مین تسلیم کرتا ہون کہ ایسا کرنے سے ایک حصہ دشواری کا قطع ہو جاوے گا۔ اگر بڑے دن کی آمد کے پہلے ہی احباب جماعت اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر شرائط بیعت کو سامنے رکھ کر پورے احمدیت کو کام مین لائین اور نومبر بلکہ ۱۵ دسمبر تک سالانہ جلسہ کے مصارف کے لئے نقد چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدین۔ تو آنے والے جلسہ کی امداد اچھی ہوسکے اور موجب اجر عظیم ہو۔ اور پھر ماہواری مصارف کے لئے جلسہ مین غور کیا جاوے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ قوم مین اب تک قربانی دینے کی رُوح جیسے درکار ہے۔ پیدا نہین ہوئی ہے تحریکون پر حرکت سی ہوتی ہے اور ذراسی گدگدی ہو کر رہ جاتی ہے

ورنہ کیا ممکن ہے۔ کہ لاکھون کی جماعت میں دس ہزار بھی ایسے نہ ہون کہ ایک روپیہ ماہوار لنگرخانہ جیسے ضروری شاخ کے لئے نذر امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ کرسکین۔ بار بار اس کے متعلق قوم کے سامنے مضامین پیش کئے گئے مگر ہر شاخ سلسلہ امداد قوم کی سخت محتاج ہے جیساکہ منتظمان کی اپیلین ظاہر کر رہی ہین۔

طبعی طور پر یہان سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا وجہ؟ اصل وجہ جو میری سمجھ مین اب تک آئی ہے وہ یہ ہے۔ کہ رجسٹر بیعت نہایت لاپروائی سے رہتا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ایک عملہ مخصوص اس کے لئے ہو۔ وہ فہرست طبع شدہ مکمل رکھے۔ جو ماہوار شائع ہوا کرے۔ عوام احمدیون کے کان تک کوئی تحریک یا اپیل نہین پہنچتی۔ بلکہ یہ جملہ تحریکین اخبار پڑھنے والے احمدیون تک پہنچتی ہین۔ بدر اور الحکم اور میگزین کے پڑھنے والے مشترک تعداد کو نکالکر زیادہ سے زیادہ دو ہزار احمدی ایسے رہتے ہون گے جن کے سامنے یہ اپیلین اور تحریکین پیش ہوتی ہین۔ چون کہ وہ ہمیشہ چندے دیتے ہین اور ہر ضرورت کے وقت آگے بڑھتے ہین۔ لہٰذا جدید تحریک اول تو گونہ بے اثر یون ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو مستثنیٰ سمجھتے ہین بوجہ اکثر شرکت چندہ کے دوم اس وجہ سے کہ بار بار چندے دینے سے اور ہمیشہ دینے سے ان کی طبیعت مین جودت اور حوصلہ مین قوت ڈھیمی پڑی رہتی ہے۔ لہٰذا یہی وجہ ہے۔ کہ نتیجہ اپیل بے سود رہتا ہے۔ یا کم اثر ہوتا ہے مصارف لنگر یا کسی دینی خدمت کے لئے کامیاب پہلو تدبیر کا یہی ہے کہ چندہ سے عملہ باضابطہ ہو اور اس کا کام یہی رہے کہ فہرست بیعت کنندگان تا تاریخ بناتا رہے ہزارون کا پیان چھپی ہوئی ڈائرکٹری کے طور پر رہین اور بار بار کتابت لوگون سے ہو اور جہان اخبارات نہ پہنچتے ہون وہ اپیلین پہنچین بلکہ اسی مصارف مین سے دورہ کرنے والے احباب دیہات مین پہنچین اور تحریکین کرین۔ تب کامیابی ضرور ہوگی۔ الحکم نے جو سلسلہ مردم شماری کا اٹھایا تھا۔ افسوس کہ قوم نے اس پر توجہ نہ کی۔ یا کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ ہمارے اخبار ضروریات کو ایک بار جتا کر پھر خاموش ہو جاتے ہین۔

ضرورت ہے کہ بار بار توجہ ہو۔ حضرت حکیم الامت کی تجویز ارفنڈ کی کیسی معقول تھی۔ مگر افسوس کہ قطعی ناکام رہے اور مدرسہ آج تک محتاج امداد ہے۔ صحیح سمت مین قدم اٹھانا چاہیئے۔ ورنہ یہ تحریک محمود میر صاحب ممدوح کی بہی مجھے اندیشہ ہے بیکار جائے گی۔ قوم قوم جب بنتی ہے کہ وحدت ارادی ہو۔ افسوس کہ زمانہ حیات پرانوار حضرت مسیح موعود کے لئے ایسے افکار کا ساتھ ہو قوم کو شرم کرنی چاہیئے۔ یہ عاجز لنگر خانہ کی مد مین چار روپیہ ماہوار دیا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کمزور خدمت کو قبول فرما کر ترقی بخشی ہے۔ لہذا دسمبر سے ترقی تنخواہ پائی ہے عاجز آٹھ روپیہ ماہوار لنگر خانہ کے لئے نذر کرے گا۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔

سالانہ جلسہ کے مصارف کے لئے پانچ روپیہ دسمبر مین براہ راست حضرت کے حضور مین روانہ کئے جاوین گے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرما کر توفیق مزید بخشے

امید ہے کہ قوم اپنے حوصلہ سے پورا کام لے کر امام معصوم علیہ السلام کی روح کو راحت پہنچا کر ابدی راحتون کا خزانہ اللہ تعالےٰ سے لیگی۔

خادم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
عاجز ذوالفقار علی خان از الہ آباد

ڈاک خانہ قادیان

گذشتہ اکتوبر کے اخیر مین صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات نے ملاحظہ ڈاک خانہ قادیان اور اظہار خوشنودی متعلق کام منشی اللہ دتا صاحب سب پوسٹماسٹر پر اخبار بدر مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء مین ایک نوٹ لکھا گیا تھا۔ جو ناظرین کی نظر سے گذرا ہوگا اس کے بعد مجھے ایک دو دن کے واسطے قادیان سے باہر جانے کا اتفاق ہوا۔ تو ایک صاحب نے اثنائے گفتگو مین ایسا ظاہر کیا کہ میرے نوٹ سے جو موجودہ سب پوسٹماسٹر صاحب کی مستعدی اور کارگذاری کے متعلق تھا۔ تمام سابق پوسٹ ماسٹران قادیان کی نسبت سست یا کم محنت ہونے کا خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی اور صاحب کو بھی میرا وہ نوٹ پڑھ کر ایسا خیال گذرا ہو۔ اس واسطے مین یہ بات لکھ دینا مناسب سمجھتا ہون۔ کہ منشی اللہ دتا صاحب کی تعریف سے ہرگز یہ منشا نہین۔ کہ ان سے پہلے کے تمام سب پوسٹ ماسٹر نالایق اور سست تھے مین بذات خود اُن سے پہلے کے کئی بعض سب پوسٹماسٹرون سے بخوبی واقف ہون جو کہ بہت قابلیت مستعدی اور ہوشیاری سے اپنا کام کرتے رہتے۔ اور پبلک قادیان بھی ان کے کام سے بہت خوش تھی۔ مثلاً ایک سب پوسٹماسٹر بابو نورالدین صاحب ہی تھے جنہون نے مجھے کبھی یاد نہین۔ کہ کثرت کام کی شکایت کی ہو یا ہم لوگون کو ناراضگی کا کوئی موقعہ دیا ہو۔ ہان تمام لوگ یکسان نہین ہوتے۔ اور کوئی دعوےٰ نہین کرسکتا کہ ڈاک خانہ قادیان کی کرسی پر ہمیشہ ایسے ہی مستعد آدمی بیٹھتے رہے ہین۔ علاوہ اس کے یہ بھی صحیح ہے کہ قادیان کے ڈاک خانہ مین کام بہت ہے اور مین نے افواہاً سنا ہے کہ خود افسران ڈاک خانہ اس خیال مین ہین کہ یہان کے اسٹاف مین ایک محرر بڑھایا جاوے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی سب پوسٹ ماسٹر یہ شکایت بھی کرے کہ کام بہت ہے۔ تو وہ امر واقعہ ہے۔ نہ کہ اس کی نالائقی کا ثبوت۔ البتہ جو لوگ زائد محنت کرکے بڑھے ہوئے کام کو نباہ لیتے ہیں وہ بہرحال خصوصیت کے ساتھ قدردانی کے لائق ہیں۔

معذرت۔ چونکہ وصیتین بہت سی جمع ہو رہی تھین اور ان کا چھاپنا ضروری تھا۔ اور صاحب سکرٹری صدر انجمن کی طرف سے بار بار تاکید تھی۔ کہ وہ جلد چھپ جاوین۔ اس واسطے اس اخبار مین ان کے اکثر حصہ کے درج ہو جانے کے سبب بعض ضروری مضامین درج نہین ہو سکے۔

عید! عید!! عید!!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عید بہت قریب آگئی ہے۔ پس تمام برادران اخوت کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ حسب معمول عصر یا کم و بیش جیسی خدا تعالےٰ نے توفیق دی ہو۔ عید فنڈ مین چندہ دین۔ کیونکہ آج کل مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہین۔ جن کے اظہار کی ضرورت بھی نہین۔ قوم خود سمجھتی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے جن صاحبان کو سال کے بعد پھر بخیریت عید مین شمولیت نصیب ہو۔ انہین شکریۃً دینا چندان مشکل نہ ہوگا۔

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دوستو! عید کے دن آپ اپنے بچون کو تو کچھ دیا کرتے ہین۔ غربا کو کھانا وغیرہ کھلاتے ہین۔ تعلیم الاسلام اور اس مین پڑھنے والے یتیم بچون کا بھی خیال رکھیئے گا۔ سردی کا موسم آگیا ہے۔ اور اکثر بچون کے پاس کافی کپڑا ابھی نہین ہے۔ کمیٹی کے پاس اس قدر روپیہ نہیں کہ ہر ایک کو کپڑے بنوا دے۔ ایک محسن کا شکریہ ہے۔ جنہون نے کچھ لودیانہ کا لٹھ حضرت حکیم الامت کے پاس ان بچون کے لئے بھیجدیا۔ امید کہ دوسرے احباب بھی توجہ فرماوین گے اور سنئے پر انے کپڑے بھجوانے کا انتظام شروع کرین گے۔

عاجز عبدالرحیم۔ فورتھ ماسٹر تعلیم الاسلام

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماوین۔

انوار اللہ	۸ر
نورالدین۔ مصنفہ مولوی نورالدین صاحب	۸۰ر
تفسیر سورہ جمعہ۔ 〃 〃	۴ر
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴ر
امام الناس۔ 〃 〃	۳ر
الفرقان۔ 〃 〃	۲ر
عاقبۃ المکذبین۔ 〃 〃	۱ر
سر الشہادتین۔ 〃 〃	۱۲ر

نشان گم شدہ۔ عبداللہ ولد فتح الدین پٹواری طالبعلم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان گھر سے ناراض ہو کر بھاگ گیا ہے کسی کو ملے تو اطلاع دیں۔

اطلاع متعلق آمدنی مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

متعلق آمدنی مجلس کارپرداز بہت لوگ . . . . . اس طرح پر روپیہ بھیجتے ہین جیسا کہ مدات مدرسہ وغیرہ کیلئے بھیجتے ہین یعنے ان کی طرف سے کوئی تفصیل نہین ہوتی - کہ آیا یہ روپیہ چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی ہے یا وصیت کے مطابق حصہ جائداد ہے یا عطیہ ہے بلکہ بعض جگہ کی جماعتین کچھ روپیہ بھیجدیتی ہین - اور صرف رقم مقبرہ بہشتی لکھ دیتے ہین - اور کوئی تفصیل نہین لکھتے ہین - کہ یہہ روپیہ کس قسم کا ہے - بعض لوگون کی وصیتین ہوتی ہین کہ روپیہ بھیجتے وقت یہ نہین لکھتے کہ یہ وصیت کا روپیہ ہے - یا چندہ وغیرہ اسواسطے تمام جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آئندہ جو رقوم مقبرہ بہشتی کے متعلق بھیجین اسمین ضروری طور پر یہہ تشریح کرین منی آرڈر یا علیحدہ کارڈ پر مندرج ہو کہ یہہ روپیہ چندہ تعمیر مقبرہ ہے یا کوئی شخص وصیت کا روپیہ بھیجتا ہے یا کسی کا عطیہ ہے جس سے یہ معلوم ہو جائے کہ مقبرہ کی کس غرض مین روپیہ بھیجا ہے - نیز اس امر کا ہمیشہ خیال رکھا جاوے کہ صرف چندہ تعمیر مقبرہ یا کسی قسم کے عطیہ دینے سے کسی شخص کو بھی مقبرہ بہشتی مین دفن کا استحقاق حاصل نہین ہو سکتا - بلکہ یہ روپیہ ڈونیشن ثواب کے لئے ہوگا - ہان جن لوگون نے رسالہ الوصیتہ کے منشا کے مطابق اپنی وصیتین بھیجدی ہین - یا بھیجینگے وہ دفن کا استحقاق رکھتے ہین :-

وصایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(وصیت نمبر ۱۲۷)

(۱) مین مسمی عبد الرحیم ولد خیر الدین قوم ارائین ساکن ریاست مالیرکوٹلہ تعالے کی بہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۲ مارچ ١٩٠٦ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیا ہون کہ میرے مرنیکے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون -

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ١٩٠٥ء شایع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے - مین ان ہدایات کا جو اسمین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا پابند رہونگا - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان دار الامان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئے ہین - یا آئندہ شایع ہونگے مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات اور ضوابط و قواعد و شرایط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے -

(۴) میرے پاس اسوقت کوئی جائداد نہین ہے جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہو ہان میری تنخواہ مبلغ عـــہ روپیہ ماہوار ہے مین انشاء اللہ تعالی اس کا دسوان حصہ یعنی مبلغ عہ ماہوار مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کرتا رہونگا -

(۵) مین اقرار کرتا ہون - کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین کوئی جائداد پیدا کرون - یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد میری متروکہ ثابت ہو - تو ایسی جائداد کے متعلق میری یہ وصیت ہے کہ اس کا آٹھوان حصہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری باقی جائداد سے الگ کرنے سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - یا اسمین شامل رہنے دے و نیز اسکو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے - یا فروخت نکرے تو اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھا کر انجمن مذکور کو پورا کرلے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس جائداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری وصیت کردہ جائداد کی قیمت بڑھ جائے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے -

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شایع ہو چکے ہین یا آئندہ شایع ہونگے دار الامان قادیان مین پہنچاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جائے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے - کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون - ان اخراجات کی میری یہ جائداد وصیت کردہ جسکا ذکر مین نے فقرہ چہارم اور پنجم مین کیا ہے - ہرگز نہین - ان اخراجات کا حسب منشاء مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکر مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان مین مجلس مذکور کی طرف سے کرادونگا - اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا - اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصل خرچ سے کم ہوئی - تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے -

(۸) مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہونے سکے - تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر مین نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا ہے - درست اور قایم رہیگی - لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جبتک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دیوے - میری نعش

اور کہین دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۳ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوے ہون انکو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔

العبــــــد

بقلم خود عبد الرحیم سیکنڈ کلرک ریویو آف ریلیجنز قادیان دار الامان۔ ۳ مارچ ۱۹۰۶ء

گواہ شـــــــد

شیر علی عفی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔ ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء

گواہ شـــــــد

محمد سرور شاہ مدرس عربی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان و سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(وصیت نمبر ۷۸)

(۱) مین مسماۃ گجری زوجہ سکندر علی مہاجر قوم جٹ ساکن موضع لکھن کلان متصل کلانور تحصیل و ضلع گورداسپور حال وارد موضع بھینی نانگل متصل قادیان دار الامان تحصیل و ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج تاریخ ۳ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون اور لکھدیتی ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتی ہون۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہون اور ان کی مرید اور پیرو ہون۔

(۳) مین اقرار کرتی ہون کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے تاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال سن لیا ہے۔ مین ان ہدایات کی جو اس مین ... درج ہین۔ پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کی بھی پابند رہون گی۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کے مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ ہونگے۔ مین ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت و نیز امین پابند رہین گے۔

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے صرف زیور چاندی کا جو صرف مبلغ پچاس روپیہ کا ہے۔ اور جس پر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ⅒ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے اور ایک روپیہ ماہوار اپنی جائداد سے لیتی ہون اور اس مین سے ۴ ماہوار علاوہ چندہ لنگر خانہ و مدرسہ کے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہون گی۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنیکے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرکے یا اس مین شامل رہنے دے وہ اسکو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھاکر اغراض انجمن کو پورا کرے (غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو) میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵) مین اقرار کرتی ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون۔ یا میرے مرنیکے بعد کوئی اور جائداد (ماسوائی جائداد مذکورہ) میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جسکا مفصل ذکر مین نے فقرہ (۴) وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جائداد کی انجمن مذکور کو اطلاع دیتی ہون گی۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتی ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہین یا آئندہ شائع ہونگے۔ دار الامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانی اور وہان دفن کرنیکے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کے متکفل میری یہ جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردون گی جسکا اعلان مجلس کی طرف سے انشاء اللہ کرادون گی اور اگر ان اخراجات کیلئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کرسکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے۔ جو میرے روح کی نجات کا باعث ہونگے۔ اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

(۸) مین یہ بھی اقرار کرتی ہون۔ کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے۔ اور جسکا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست

اور قائم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازۃ نہ دے۔ میری نعش اور کہین دفن نہ کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

۹۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون گا۔ یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے ہیں۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثار کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط

العبد

مساۃ گجری زوجہ سکندر علی مہاجر مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام

گواہ شد

سکندر علی مدرس۔ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

گواہ شد۔ عبد الرحیم۔ سکینڈ کلارک میگزین قادیان

گواہ شد۔ محمد حسن۔ ملازم میگزین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✽ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وصیت

از محبوب عالم احمدی لاہور ۸۸

۱۔ مین مسمی محبوب عالم ولد میان غلام قادر سکنہ موضع علاؤالدین کے۔ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ حال وارد لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۰۔ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون۔ اور ان کا مرید اور پیرو ہون۔

۳۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین۔ پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات کا اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن احمدیہ مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ ہون گے۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثار میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن احمدیہ مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

۴۔ مین یہ وصیت بھی کرتا ہون کہ جسقدر میری جائیداد میری مرنے کے بعد ثابت ہو۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن ہذا کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے۔ یا اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے۔

۵۔ چونکہ اس وقت میرے پاس کوئی جائیداد نہین ہے۔ اس لئے مین اپنی زندگی مین اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار اپنے اس شہر کے امین کے پاس ماہ بماہ ادا کرتا رہون گا۔ جو مین پہلے سے بھی دیا کرتا ہون۔ انشاء اللہ العزیز۔

۶۔ مین یہ بھی وصیت کرتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت ہون تو بھی۔ اگر صدر مقام قادیان کے علاوہ کسی اور جگہ فوت ہون۔ تو بھی بہر صورت احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکے ہین۔ یا آیندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین جو خدا کے رسول اور مسیح موعود کا تخت گاہ ہے۔ پہنچائی جاوے۔ اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد جو وصیت نمبر ۴ مین آچکی ہوگی۔ ہرگز نہین ہوگی۔ بلکہ وہ اخراجات اس وصیت کردہ حصے سے الگ ہون گے۔ یا مین ان اخراجات کے واسطے اپنی زندگی مین رقم جمع کرا دونگا اگر مین ان اخراجات کے واسطے کوئی رقم ادا کر نہ سکا۔ تو میری دوسری بقیہ جائیداد سے یہ اخراجات پورے کئے جاوین۔ اگر میری جائیداد کوئی نہ ہوئی۔ تو پھر جس طرح مولا کریم چاہے گا۔ ہوکر رہے گا۔

۸۔ میں اقرار کرتا ہون کہ یہ وصیت محض رضاء الہی کے واسطے لکھی گئی ہے اور حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین۔ اگر میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو بھی میری وصیت قائم رہے گی اور مین دل مین خواہش رکھتا ہون۔ کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی مین دفن کرنے کی کوشش کی جاوے۔ بلکہ جب تلک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دین۔ میری لاش کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر دفن ہوسکتی ہے۔

۹۔ اگر میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو رقم مین اس انجمن کے پاس جمع کرا چکا ہون گا۔ وہ انجمن سے واپس نہیں لی جاسکتی۔ اور نہ ہی میرے کسی رشتہ دار وغیرہ کو حق ہوگا۔ کہ وہ اس کے لینے کی کوشش کرین۔ اور اگر جائیداد ہو۔ تو بھی انجمن کو حق ہوگا کہ وصیت کردہ حصہ اپنے قبضہ مین رکھے اور خواہ اس کو خرچ کرے۔

نوٹ۔ چونکہ میرے پاس جائیداد نہین ہے۔ اور مین غریب آدمی ہون۔ اس واسطے ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ مین انجمن لاہوری کے امین کے پاس یا جس جگہ انجمن احمدیہ قادیان حکم دے۔ مین اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ جمع کرتا رہون گا۔ فقط

وصیت کنندہ

عاجز محبوب عالم احمدی موضع علاؤالدین کے تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ حال وارد لاہور انارکلی

گواہ شد

حیدر شاہ احمدی ولد حشمت شاہ قوم سید ساکن لاہور

گواہ شد

محمد موسے۔ سوداگر بائیسکل لاہور

کتب مفصلہ ذیل دفتر بدر سے طلب فرماوین

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف ہے اور اس کیساتھ سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہین۔ خوش خط۔ سفید اعلی کاغذ قیمت ۵ر رعایتی ۴؍ جلد کی قیمت ۱۲؍

دُرّثمین اس مین تمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نظمین اُردو و فارسی کی ہین۔ قیمت رعایتی ۸ر مجلد اور بے جلد ۴ر

جنگ مقدس روئداد مباحثہ مابین حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم قیمت ۸ر

وصیت ۸۶ء

(۱) میں مسماۃ سردار بیگم اہلیہ محمد حسین قوم جٹ ساکن تلونڈی عنایت خاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اور لکھدیتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیاں ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں۔ اور ان کی مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتی ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شایع ہوا ہے تمام و کمال سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کی جو اسمیں درج ہیں پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کی بھی پابند رہونگی۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کیطرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیاں کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیاں کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے شائع ہوئے۔ یا آیندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد شرایط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب تفصیل ذیل ہے اور جسپر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ نوٹ تفصیل جائداد اخیر پر شامل کیگئی ہے۔ اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ اس جائداد کے ⅓ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں کہ میری یہ جائداد جو اسوقت جسکی قیمت مبلغ [illegible] ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیاں یا اس انجمن کے کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیاں کے سپرد کیجاوے۔ انجمن ہذا کا اختیار رہیگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے۔ یا اسمیں شامل رہنے دے۔ اسکو فروخت کر کے اسکی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ اور اسکی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو۔ یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اسکی مالک بھی انجمن ہوگی۔

(۵) میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد (مذکورہ بالا جائداد) کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہونگی۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر میں قادیاں میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں۔ یا آیندہ شائع ہونگے۔ دارالامان قادیاں میں پہنچا وے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کیجاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیاں شریف پہنچانے اور وہاں دفن کر دینے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری وہ جائداد وصیت کردہ جسکا میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں ذکر کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان انداز کر کے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگی۔ جسکا اعلان مجلس مذکور کیطرف سے کرا دونگی۔ اور اگر ان اخراجات کیلئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم اداکردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمیں وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے۔ اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہیں۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان حکم نہ دے۔ میری نعش اور کہیں دفن نہ کیجاوے البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکی ہونگی۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہونی تھی۔ اسکو بھی وصول کرے اور خرچ کرنیکا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔

گواہ شد

محمد حسین دفتر قانونگوئے ظفروال بقلم خود

العبد

سردار بیگم اہلیہ محمد حسین دفتر قانونگوئے

گواہ شد

محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین محرر جوڈیشل تحصیل ظفروال

فہرست جائداد

زیور حسب ذیل۔ ڈنڈیاں طلائی
۸ عدد ماشہ [illegible]

ڈنڈیاں بیال گھمڈ طلائی۔ تویتڑیاں طلائی
۲ عدد [illegible] — ۲ عدد ماشہ [illegible]

واڈنی طلائی۔ ٹکا طلائی۔ پھول طلائی۔ بوہٹر طلائی
یکعدد [illegible] — یکعدد [illegible] — ۲ عدد [illegible] — یکعدد [illegible]

کینٹھہ طلائی۔ گوکہڑ و نقری۔ جھمکے طلائی۔ بانکاں نقری
یکعدد ماشہ [illegible] — [illegible] — ۲ عدد [illegible] — [illegible]

لونگ۔ متفرق کپڑے وغیرہ۔
[illegible] — [illegible]

وصیت ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

اما بعد خاکسار عبدہ جمال الدین ابن محمد صدیق ذات دائیں عرف کشمیری ساکن سیکھواں جو قادیان دارالامان سے جانب گوشہ غرب وشمال میں فاصلہ ایک فرسنگ کے واقع ہے تحصیل وضلع گورداسپور کا ہوں۔ آج میں بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے یکم مارچ ۱۹۰۶ء بوقت صبح حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اور کہہ دیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد میری اس وصیت پر جس کو میں لکھ رہا ہوں عمل کیا جاوے۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ السلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے میں ان تمام ہدایات کا جو درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی اور تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا میں پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی ہیں۔ یا آئندہ شائع ہونگی۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے۔ وہ یہ ہے،

(الف) ہم تین بھائیوں نے یعنی امام الدین وخیر الدین وخاکسار نے مبلغ پانسو روپیہ کی مشترکہ اراضی رہن باقبضہ لی ہوئی ہے جسمیں سے میں سوئم حصہ کے مبلغات کا مالک ہوں۔ (ب) بعض اشیاء تجارتی گھر میں مبلغ ایک سو روپیہ کے قریب ہیں (ج) قادیان دارالامان شریف کے مشرقی کنارہ پر ایک مکان بعمارت خام جسمیں چار کوٹھریاں مسقفہ اور قدرے سفید زمین جسکے حدود اربعہ یہ ہیں۔ کہ شرق ڈھاب وغرب شارع عام۔ شمال مکان بہادر (کشمیری)۔ وجنوب مکان منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری حلقہ سیکھواں کا ہے۔ اور یہ مکان ہم تین بھائیوں مذکور کا مشترکہ ہے۔ اسمیں سے بھی میں سوئم حصہ کا مالک اور قابض ہوں۔ اور یہ جائداد میری بلا شرکت غیری خود پیدا کردہ ہے۔ آج کی تاریخ سے اس جائداد میں سے حسب الارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام محض رضامندی خدا تعالیٰ کے لئے پانچواں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جائے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری وصیت کردہ جائداد (پانچواں حصہ) پر مالک اور قابض ہو جاوے جو قابل فروخت انجمن مذکور ہو۔ اس کو فروخت کر کے قیمت وصول کر کے اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو۔ اس میری وصیت کرنے میں میرے رشتہ دار کوئی مانع نہیں ہے۔ کیونکہ میرے سب وارث اور حقدار تمام احمدی ہیں۔ اور تمام رضامند ہیں۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ کے متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جسکا مفصل ذکر فقرہ ماسبق نمبر (۴) وصیت میں کیا ہے۔ میں اس جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ حضرت سیدنا مسیح موعود معہ خدام یا احمدی جماعت پڑھے۔ اور نیز میں اس موقعہ کی احمدی جماعت کی خدمت میں بصد منت وانکساری بطور وصیت کے عرض کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کی نہایت مہربانی ہوگی۔ جو میری وفات کے وقت زندہ ہونگے۔ کہ میرا جنازہ اٹھا کر بشرط حصول اجازت مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جائے۔ کیونکہ ہمارا گاؤں بہت نزدیک ہے۔ تھوڑی ہمت کے ساتھ یہ کام ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو اجر عظیم دیگا۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز وتکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کے متعلق متکفل میری جائداد وصیت کردہ نہ ٹھہرائی جائے۔ بلکہ میری بقیہ جائداد سے کیا جاوے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت محض ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ کیونکہ حالت آئندہ جسکا مجھکو اسوقت کچھ علم نہیں۔ کہ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے اور پہنچانے کی کوشش کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کیجا سکتی ہے

(۹) یہ کہ کوئی ایسی ضرورت پیش آجاوے کہ مقبرہ بہشتی میں میری نعش دفن نہ ہو سکے تو پھر اس موضع کے جس قبرستان میں میرے باپ کی قبر ہے۔ اس کے پاس دفن کیا جاوے۔ لیکن یہ اشد ضروری ہے کہ جہانتک ممکن ہو۔ یہ کوشش کیجاوے کہ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاؤں۔ تو میری دلی خواہش اور مراد ہے ورنہ بحالت مجبوری شق ثانی کو اختیار کریں۔ آگے خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اسکی ذات پاک کیا کرنیوالی ہے۔ علاوہ اسکے مجالس مذکورہ کی خدمت میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میرے پیچھے جو میری اولاد ہو۔ ان کے لئے کوشش کیجاوے۔ کہ علم دین حاصل کریں اور نیک اور متقی اور خادم دین بنے رہیں۔ تا میرے لئے باقیات صالحات ہوں۔

انک انت سمیع الدعاء رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی ربنا اغفر لی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب۔ آمین۔

الموصی

خاکسار جمال الدین ولد محمد صدیق ذات دائیں ساکن سیکھواں تحصیل وضلع گورداسپور بقلم خود

گواہ شد

فضل محمد احمدی سکنہ موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ۔

گواہ شد

امام الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائیں برادر حقیقی موصی بقلم خود۔

گواہ شد

خیر الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائیں برادر حقیقی وصیت کنندہ بقلم خود

گواہ شد

عبدالعزیز احمدی پٹواری موضع سیکھواں

گواہ شد

محمد اسمٰعیل ولد جمال الدین قوم دائیں بقلم خود

وصیّت

۱ - منکہ غلام احمد ولد محمد بخش قوم احمدی ساکن کوٹلی ہرزاں تحصیل سیالکوٹ کا ہون -
بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

۲ - مین اقرار کرتا ہون کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہٗ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون - اور اُن کا مرید اور پیرو ہون -

۳ - مین اقرار کرتا ہون - کہ مین نے رسالہ الوصیّة جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے - تمام وکمال پڑھ لیا ہے اور سن لیا ہے - مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین - پابند ہون اور ایسا ہی ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہون یا آیندہ شائع ہون گے - مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے -

۴ - میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے - میرا گھر ہے اور کچھ چیزین ہین - جن پر میرا اسوقت مالکانہ قبضہ ہے - اور اس جائداد مین کوئی شریک نہین - مین آج کی تاریخ سے تمام جائداد کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون - کہ میری جائداد جو اس وقت جس کی قیمت یہ ہے ۱۰۰ روپیہ - میرے فوت ہو جانے کے بعد کل تمام جائداد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی جاوے - انجمن مذکور کا اختیار ہوگا - کہ میری تمام جائداد کو فروخت کرے یا جیسا انجمن مناسب سمجھے کرے -
غرض انجمن کو ہر طرح سے اختیار ہے اور انجمن میری تمام جائداد کی مالک ہے - میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی - میری جائداد سے کچھ تعلق نہین اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے -

۵ - مین اقرار کرتا ہون - کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ کے میری متروکہ ثابت ہو - ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے - مین ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہون گا -

۶ - مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پڑھے - مین اگر قادیان مین دفن ہون یا کسی دوسری جگہ دفن ہون - ہر حال میری یہ وصیت قائم رہے گی - فقط

تحریر بتاریخ ۱۳ - مارچ ۱۹۰۶ء

کاتب الحروف اسمٰعیل پسر غلام احمد ساکن بھڈال تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد - مولا بخش احمدی فارن سکرٹری انجمن احمدیہ
گواہ شد - فوجدار نمبردار احمدی کوٹلی ہرزان تحصیل سیالکوٹ
گواہ شد بقلم غلام احمد احمدی ولد محمد بخش ساکن کوٹلی ہرزان
گواہ شد - غلام حسین ولد غلام احمد قوم عطار ساکن کوٹلی ہرزان
گواہ شد محمد رمضان ولد غلام احمد احمدی ساکن ہرزان

وصیت

۱ - مین مسماۃ بیگم بیوی بنت محمد رانجہ ساکن بدر تحصیل بھیرہ - ضلع شاہ پور - زوجہ شیر علی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام - بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون اور لکھدیتی ہون - کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

۲ - مین اقرار کرتی ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ رئیس قادیان ضلع گورداسپور مسیح موعود کے کل دعاوی پر بصدق دل ایمان رکھتی ہون اور انکی مرید اور پیرو ہون -

۳ - مین اقرار کرتی ہون - کہ مین نے رسالہ الوصیّة جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام وکمال وسن لیا ہے - مین ان ہدایات کی جو اس مین درج ہین - پابند ہون - اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات وضوابط اور قواعد کی پابند رہون گی جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے - مین ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے -

۴ - میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے زیورات مالیتی ۱۵۰ - اثاثہ البیت ۵۰ - نصف حصہ گھوڑی مار - مویشی ۳۰ کل مالیتی ۲۳۰ اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد مین میرا کوئی شریک نہین - مین آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ⅓ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون - کہ میری جائداد جس کی قیمت اسوقت ۲۳۰ روپیہ ہے - میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کر لے یا اس مین شامل رہنے دے - یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے - یا فروخت نہ کرے - یا اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو - میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین - اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے - تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے -

۵ - مین اقرار کرتی ہون - کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو - تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے - مین ایسی جائداد کی نسبت وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہون گی -

۶ - مین یہ بھی وصیت کرتی ہون - کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے - اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون - تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات

انجمن مذکور جواب شائع ہو چکی ہین۔ یا آیندہ شائع ہونگی دار الامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز وتکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر اخراجات ہون۔ ان کی متکفل میری جایداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ ۴ و ۵ مین کیا ہے۔ ہرگز نہین اور ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپردازان مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگی۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے ہی کرا دونگی اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جایداد جسمین یہ وصیت کردہ جایداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگی اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جایز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

۸۔ یہ بھی اقرار کرتی ہون۔ کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ للہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اسوقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ مذکورہ مین دفن نہ ہو سکی۔ تو اسصورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قایم رہے۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپردازان مصالح قبرستان اجازت نہ دے۔ میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جاسکتی ہے۔

۹۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ مذکور مین دفن نہ ہو سکی۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال جمع مین کرایا ہوگا۔ یا میری جایداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا میرے ورثا کو اختیار نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔

ان العبد۔ بیگم بیوی بنت محمد رانجھہ زوجہ شیر علی ہیڈ ماسٹر قادیان

گواہ شد۔ شیر علی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

وصیّت

مین مسمی الٰہی بخش ولد فضلدین قوم حجام ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ تحصیل ڈسکہ حال اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ڈگرو ٹریفک ڈسٹرکٹ بھٹنڈا نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۸ / مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیّت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون۔

۳۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین نے رسالہ الوصیّت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی ان تمام ہدایات قواعد اور ضوابط کا پابند رہونگا۔ جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی ہین یا آیندہ شائع ہونگی۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیّت ہذا مین پابند رہینگے۔

۴۔ میرا اس وقت جو ریلوے پراویڈنٹ فنڈ مین پانسو روپیہ ہے۔ جسمین میرا کوئی شریک نہین مین آج کی تاریخ سے اس کی ۱/۱۰ حصّہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون کہ کل رقم کا ۱/۱۰ حصّہ مبلغ ۵۰ روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو۔ خواہ غیر احمدی میری اس وصیّت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہین اور چونکہ اس فنڈ مین میری تنخواہ سے کاٹ کر جمع کیا جاتا ہے۔ سو میری حیات کے ساتھ جتنی رقم اس فنڈ مین بڑھتی جاوے گی۔ اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔ یعنے خواہ یہ کتنی رقم ہو جاوے سب کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جاوے۔

۵۔ مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جایداد مذکورہ بالا جایداد کے علاوہ فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیّت ہے۔ جسکا ذکر مین نے فقرہ ماسبق ۴ وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جایداد کی نسبت وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا۔

۶۔ مین یہ بھی وصیّت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون۔ تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آیندہ شائع ہونگی۔ دار الامان قادیان مین پہنچا یا جاوے اور وہان مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیّت ہے۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری یہ جایداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگا جس کا اعلان مین مجلس کی طرف سے کرادونگا۔ اور اگر ان اخراجات کے لیے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کرسکا۔ ایسا ہی اگر وہ رقم اداکردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جایداد جس مین یہ وصیت کردہ جایداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کے ادا کرنے کی ذمہ وار ہوگی۔ جو میری روح کے لئے نجات کا باعث ہونگے اور میرے ورثا ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

۸۔ مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اگر حالات آیندہ کے ماتحت جس کا مجھے اس وقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی۔ تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو اپنی جایداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن

کی جاسکتی ہے

۹ - یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کراچکا ہونگا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے ہوں اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میری ورثاء کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط

الراقم - الٰہی بخش ولد فضل دین سمبڑیالی حال سٹیشن ماسٹر دگرو - ریلوے بھٹنڈہ

گواہ شد

بلی رام ولد لالہ گنگا سیامل کھتری - نور محل ضلع جالندھر

گواہ شد

خاکسار محمد سعید ماسٹر ایم - بی سکول کوہاٹ

وصیّت

(۱) میں مسمی محمد الدین ولد عزیز الدین قوم قریش سکنہ گجو چک تحصیل و ضلع گوجرانوالہ پنجاب - حال وارد موضع جہور عـ۱۲ تحصیل خانقاہ ڈوگراں صاحبا ضلع گوجرانوالہ - بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ دوم ماہ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں - اور ان کا مرید اور پیرو ہوں - اور میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں - کہ میں نے رسالہ الوصیت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شایع ہوا ہے - میں ان ہدایات کا جو اسمیں درج ہیں پابند ہوں - اور ایسا ہی میں ان ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کیطرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق شائع ہوئی - یا آیندہ شائع ہونگی - بپابندی ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت میں پابند رہیں گے -

(۴) میری جائداد مشترکہ میں سے میرا حصہ مبلغ عـ۲۰۰ روپیہ ہے - اور اسپر میرا مالکانہ قبضہ ہے - اور یہ جائداد زیور مویشی وغیرہ ہے - میری ملکیت میں زمین نہیں ہے - میں آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ۱/۸ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں - کہ میری یہ جائداد جو اس وقت قیمتی مبلغ عـ۲۰۰ روپیہ ہے اور اس حصہ میں سے آٹھواں حصہ مبلغ عـ۲۵ ہوتا ہے اس حصہ مذکور کے متعلق میرا یہ اقرار ہے کہ اسکی میں اپنی زندگی میں ہی ادا کردونگا تین چار ماہ تک سے ہی صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اسکی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کردونگا - انجمن مذکور کا اختیار رہیگا کہ اشاعت اسلام میں جہاں مناسب سمجھیں - اسکو خرچ کرلیں - اب میری آمدنی جو اسوقت [illegible] ہے اور اس کا ۱/۸ حصہ جو کہ ۶ روپیہ ہوتا ہے وہ بھی ہر چندہ مدرسہ اور لنگر خانہ کا باہت کا کہ باقی ہر ماہ انجمن مذکور کی خدمت میں ماہ بماہ پہنچتا رہیگا اس کو بھی انجمن اپنے اغراض میں صرف کرے اور آئندہ اگر جائداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ گئی تو اسکی مالک بھی انجمن ہے اور اگر میری آمدنی آئندہ موجودہ آمدنی سے بڑھ جاویگی تو اس کا وصیت کردہ حصہ بھی میں اسطرح بڑھاتا جاؤنگا -

(۵) میں اقرار کرتا ہوں - کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوا جائداد مذکورہ متروکہ ثابت ہووے - تو ایسی جائداد مفصلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے - جیسی مفصل ذکر اپنے فقرہ ۴ میں کیا ہے - لیکن آمدنی کیطرح اگر میں اپنے متروکہ کے متعلق ۱/۸ حصہ کی بھی میری وصیت ہے ۱/۸ حصہ کی نہ ہوگی - میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے - اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں - تو احمدی جماعت میری لاش کو ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن کے جو اب شائع ہوچکی ہیں - یا آیندہ شائع ہونگی - دار الامان پہنچا دے - اور وہاں کار پردازان مقبرہ بہشتی کو سپرد کیجاوے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان تک پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں - ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائداد وصیت کردہ جسکا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کردونگا - جسکا اعلان انجمن مذکور کیطرف سے شائع کرادونگا - اور اگر ان اخراجات کے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں علیحدہ نہ کرسکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمیں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی - ان اخراجات کی متکفل ہوگی - اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگی - اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے -

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں - کہ چونکہ یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ تعالیٰ ہے - اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہیں میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت ہی جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے - جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جبتک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کسی اور جگہ دفن نہ کیجاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کیجاسکتی ہے (۹) یہ کہ اگر فقرہ نمبر ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی - تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کراچکا ہونگا - یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوچکے ہیں اسکو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا

العبد

محمد الدین ولد عزیز الدین قریشی سکنہ جہور عـ۱۲ تحصیل خانقاہ ڈوگراں

گواہ شد

سید محمد جٹ کاہلو آباد کار عـ۱۲ جہور ○ نشان انگوٹھا

گواہ شد

مہا سنگھ ولد محکم جٹ کاہلو سکنہ عـ۱۲ ○ نشان انگوٹھا

گواہ شد

ابراہیم ولد کالو جٹ سکنہ عـ۱۲ ○ نشان انگوٹھا

گواہ شد

چودھری گل محمد ولد ٹھاٹھا جٹ کاہلو سکنہ عـ۱۲ نشان انگوٹھا

سیالکوٹ سے اسباب منگوانے میں دھوکے سے بچنے کا ذریعہ

آپ جانتے ہیں کہ شہر سیالکوٹ سے عمدہ سامان ورزش مثلاً کرکٹ کا سامان ٹنس کے تمام لوازمات فٹ بال اور ہاکی شاک وغیرہ کی تمام اشیاء اور فرنیچر اور سٹیل ٹرنک وغیرہ اور علاکابید وغیرہ کی چھڑیان وغیرہ بنانے میں کس قدر ترقی ہے۔ تمام ہندوستان کے کارخانوں میں یہاں کا بنا ہوا سامان جاتا ہے۔ لیکن اس بات کو ناظرین بخوبی جانتے ہیں کہ بیرونی ناواقف اصحاب جس چیز کو صرف خط کے ذریعہ سے منگواتے ہیں الکو قیمت بھی گرانی دینی پڑتی اور سٹوروں میں سے عمدہ چیز چن کر روانہ کرنیوالا بھی ان کے واسطے کوئی نہیں ہوتا چونکہ ہمیں ان اشیاء کی خریداری اور ان کے نرخ کے متعلق بہت تجربہ ہو چکا ہے۔ اس واسطے ہمنے اس کے متعلق ایک کمیشن ایجنسی قایم کی ہے۔ جس کے ذریعہ سے بیرونی احباب کو تمام مال بکفایت اور پسندیدہ روانہ کیا جاویگا اور ارفی روپیہ کمیشن لیا جاوے گا۔ اخراجات روانگی بذمہ خریدار ہوں گے اس کے علاوہ سونے چاندی کے زیورات کے طیار کراونے میں ہم کو ایک وسیع تجربہ ہے۔ جو صاحب ہماری معرفت زیور بنوانا چاہیں۔ تو اون کو خاص زیور بنوا کر روانہ کیا جاویگا جس کے خالص ہونے کے ہم خود ذمہ وار ہونگے زرگر اور صراف عموماً جو کچھ خریدار کے پٹے ڈالتے ہیں وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس ایجنسی کے معرفت کام کرانے سے انشاء اللہ کوئی نقصان نہ ہوگا۔ کمیشن سونے کے زیور میں ۱۲ فی تولہ اور چاندی کے زیور میں ایک پیسہ فی تولہ ہوگا

محمد شاہ سوار خان اینڈ برادرس کمیشن

تصدیق ایجنٹ سیالکوٹ شہر میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس ایجنسی سے کسی خریدار کو کسی قسم کا نقصان یاد ہو کہا نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ مومنوں کی قائم کردہ ایجنسی ہے۔

چودہری مولا بخش نارین سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

جو صاحبان اب تک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں اور اب خریدار بننا چاہیں۔ اور ایک سال کا چندہ پیشگی عطا فرماویں یا بذریعہ وی پی منگوائیں ان کا ارسال کردہ چندہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار ہوگا اور ۱۹۰۶ء کے جسقدر پرچے ان کی درخواست کے دن سے لیکر اخیر ۱۹۰۶ء تک انکی خدمت میں ارسال ہونگے وہ سب بلا قیمت ہوں گے لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ مل سکیں گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لے کر اخیر سال رواں تک کے پرچے مفت ملتے رہینگے۔

مینیجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

ایک ماہ کی مزید رعایت

ماہ رمضان اور ماہ شوال میں رعایت

چونکہ اس رعایت کی بعض دوستوں کو بروقت اطلاع نہیں ہوئی۔ اس کے واسطے ایک ماہ اور زیادہ کیا گیا

براہین احمدیہ مکمل نئی اصلی قیمت ۵ روپے

رعایتی ۲/۱۲ ۔ جلد کی قیمت ۱۲/

درثمین (مکمل)

جسمیں سب شائع شدہ نظمیں ہیں اور حال میں میاں معراجدین صاحب عمر نے چھپوائی ہے قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے محصول و پیکنگ بذمہ خریدار۔ رعایتی قیمت ۶/ اور بے جلد کے ۴/

دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے خط و کتابت کر کے علاج کرادیں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کرلیویں کہ بعد علاج اگر فرزند ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے انکا علاج اندک خرچ معالیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا تو خدا ہے۔ مگر اسی نے دواؤں میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی

مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماران

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینیجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں و تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معتقل دیجاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آجتک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ۳/۱۲ روپیہ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ مینیجر پیسہ اخبار

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکانہ کارخانہ بیلنہ و خراس ٹبالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔
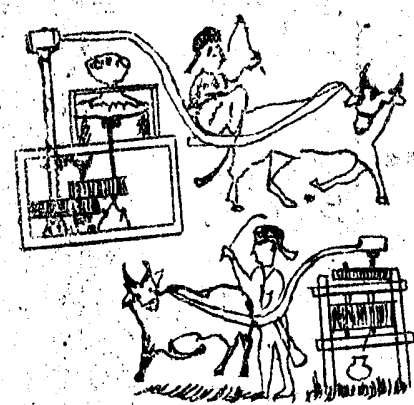
لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت اعلیٰ درجہ کی فی من پختہ مبلغ معہ اور درجہ دوم مبلغ روپے مبلغ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین ٹبالہ ضلع گورداسپور